Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	۲۷ صفر ۱۳۹۸ھ ۶ تبلیغ ۱۳۵۷ ہش ۶ فروری ۱۹۷۸ء	نمبر ۳۱

جماعتِ احمدیہ کے پچاسی ۸۵ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اہم ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ دسمبر ۱۹۷۷ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے متعلق جماعت کو جو تحریک فرمائی اس کا ملخص درج ذیل کیا جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کے موقع پر میں نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی تحریک کی تھی اور جماعت کے مخلصین سے پندرہ سال میں اڑھائی کروڑ روپیہ اس فنڈ میں ادا کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس فنڈ میں ۸۵ ممالک کے احباب نے وعدے لکھوائے اور وہ قسط وار ادائیگیاں کر رہے ہیں۔ وعدے خدا کے فضل سے ۹ کروڑ روپے سے اُوپر ہو گئے تھے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبے کو عملی جامہ پہنا کر ہم نے غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال کرنا ہے۔ نئے مشن قائم ہونے ہیں، نئی مساجد تعمیر کی جانی ہیں اور دُنیا کی ایک سو زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کرا کے انہیں شائع کرنا ہے۔ ان میں سے بعض کام ایسے ہیں جنہیں ہم نے ابھی سے شروع کرنا ہے تاکہ ہم غلبۂ اسلام کی صدی کا شایانِ شان استقبال کرنے کے قابل ہو سکیں۔

وعدہ جات کی وصولی تسلّی بخش ہے۔ میں ۸۵ ممالک کی جماعتوں سے جنہوں نے وعدے لکھوائے ہیں اور جو ادائیگیاں کر رہی ہیں کہتا ہوں کہ تھوڑا سا زور اور لگا دیں تاکہ وعدے جلد از جلد پورے ہو سکیں اور غلبۂ اسلام کی مہم کو آگے بڑھانا ممکن ہو سکے۔ جماعتوں کا اخلاص قابلِ ستائش ہے اور وصولی کی رفتار تسلّی بخش ہے۔ صرف تھوڑا سا زور لگانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ احباب کو اپنی برکتوں سے نوازے گا جیسا کہ وہ اپنے وعدوں کے بموجب انہیں اپنی برکتوں سے نوازتا چلا آ رہا ہے۔

حضور کا یہ مبارک ارشاد تمام مخلصینِ جماعتِ احمدیہ تک پہنچاتے ہوئے انہیں یاد دہانی کروا دیں کہ وصولیوں کا چوتھا مرحلہ ۲۸ تبلیغ / فروری کو ختم ہو رہا ہے اس تاریخ تک کل وعدہ کے ۴/۱۵ تک کی وصولی ضروری ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

عاجز کے بڑے بھائی مکرم چوہدری عبدالمنان صاحب کراچی میں اور چھوٹے بھائی عزیزم چوہدری محمود نعمت اللہ صاحب لاہور میں سخت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ چوہدری عبدالمنان صاحب کی نظر ضائع ہو گئی ہے اور عزیزم چوہدری محمود نعمت اللہ صاحب کو ہائی بلڈ پریشر اور شوگر کے علاوہ بلڈ یوریا بھی ہے۔ احباب میرے ان دونوں بھائیوں کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری عنایت اللہ احمدی سابق مبلغ مشرقی افریقہ حال مربی ضلع سیالکوٹ)

مکرم ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب ۱/۲۳ دارالرحمت غربی ربوہ کا سروسز ہسپتال لاہور میں آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحت اور اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(فہیم احمد رشید دارالرحمت غربی ربوہ)

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۲ ربیع الاوّل مطابق ۲۰ فروری کو انشاء اللہ تعالیٰ تمام جماعتہائے احمدیہ شایانِ شان طریقے پر حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے بیان کرنے کے لئے جلسے منعقد کریں گی۔ امسال جو مضامین سیرتِ طیبہ کے لئے تجویز کئے گئے ہیں وہ درج ذیل ہیں:-

(۱) حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام۔
(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فریضۂ تبلیغ۔
(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی۔
(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور رواداری۔

تمام جماعتیں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد دہلوی ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۶ر تبلیغ ۱۳۵۷ہش
۶ر فروری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا

ہم قرآن مجید کی رُو سے اِس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ ماموریں الٰہی کی جماعتیں ہمیشہ استغفار اور توبہ کے ذریعہ ہی غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہوتی رہی ہیں، جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝
(ہود آیت ۵۳)

ترجمہ:۔ تم اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اُس کی طرف (کامل) رجوع اختیار کرو جس کے نتیجہ میں وہ تم پر خوب برسنے والا بادل بھیجے گا اور تم کو طاقت کے بعد طاقت بخشے گا اور مجرم بن کر خدا سے مُنہ نہ پھیرو۔

خدا تعالیٰ نے اِس آیت میں استغفار اور توبہ کو قوت حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ استغفار اور توبہ کو اپنا مستقل شعار بنانے کے نتیجہ میں مومنوں کی قوت میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے اپنی ظاہری کمزوری اور بے بضاعتی کی وجہ سے مومنوں کے لئے ازبس ضروری ہوتا ہے کہ وہ قوت حاصل کرنے کے اِس ذریعہ سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں اور اِس طرح غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہوں۔ یہ ان کا اتنا ضروری فرض قرار دیا گیا ہے کہ اگر وہ اِس ذریعہ سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے تو وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مجرم ٹھہریں گے اِسی لئے فرمایا وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ یعنی یہ کہ مجرم بن کر نہ پھرو۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ استغفار اور توبہ کے نتیجہ میں قوت کیسے حاصل ہوتی ہے؟ اِس کا جواب بھی خدا تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو لوگ اپنی کثرت تعداد اور مالی وسائل کی بہتات کو اپنے لئے قوت کا باعث سمجھتے اور اس پر فخر کرتے ہوئے ظلم کی راہ اختیار کرتے ہیں وہ سخت غلطی خوردہ ہوتے ہیں اس لئے کہ یہ ظاہری قوت اُس وقت تک ہی ان کے کام آسکتی ہے جب تک کہ خدا تعالیٰ اپنی حکمت بالغہ کے ماتحت اُنہیں اِس کے ذریعہ فائدہ پہنچانا چاہتا ہے۔ اور اگر اُس کی مصلحت یہ ہو کہ ان کی یہ ظاہری قوت ان کے کام نہ آئے تو پھر وہ ظاہری قوت کے باوجود اپنے مقصد کے حصول میں ناکام و نامراد رہتے ہیں اور بالخصوص جب وہ اپنی اِس ظاہری قوت کو خدا تعالیٰ اور اُس کے پیاروں اور بندگانِ اخص کے مقابلہ میں استعمال کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو پھر اُن کی اس ظاہری قوت کے مؤثر ہونے اور اُن کے اپنے اِس مذموم ارادے میں کامیاب ہونے کا امکان کالعدم ہو جاتا ہے۔ برخلاف اس کے جو لوگ خدائی آواز پر لبیک کہتے ہوئے استغفار اور توبہ کو اپنا شعار بناتے ہیں خدا تعالیٰ انہیں قوت پر قوت بخشتا چلا جاتا ہے اور وہ قلیل التعداد اور کمزور اور بظاہر بے سہارا ہونے کے باوجود خدا تعالیٰ کی عطا کردہ باطنی قوت کے بل پر اپنے طاقتور مخالفوں پر غالب آتے چلے جاتے ہیں۔ اُس وقت اُن کے مخالفوں کی ظاہری طاقت اُن کے کسی کام نہیں آتی۔ اِس حقیقت کو ذہن نشین کرانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سب سے مقدم اور بنیادی بات یہ بیان فرمائی ہے کہ:۔

اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (البقرہ آیت ۱۶۶)

ترجمہ:۔ تمام طاقت اللہ ہی کو ہے۔

دوسری بات یہ بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے طاقت دیتا ہے اور جسے چاہے اُس کی قوت کو زائل کرکے اُسے کمزور کر دیتا ہے چنانچہ فرمایا:۔

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (الکہف آیت ۴۰)

ترجمہ:۔ (وہی ہوگا) جو اللہ چاہے گا (کیونکہ) اللہ ہی (کے فضل) سے ہر ایک قوت (حاصل ہوتی) ہے۔

ظاہر ہے جب تمام طاقت اللہ ہی کو ہے اور بندوں کو ہر ایک قوت اُسی کے منشاء اور ارادہ کے بموجب اُسی کی طرف سے حاصل ہوتی ہے تو پھر وہ بندوں کی غلط کاری کی وجہ سے اُن سے وہ قوت واپس بھی لے سکتا ہے یا اُسے بے اثر بنا سکتا ہے۔

چنانچہ جب کفارِ مکہ نے اپنی طاقت اور کثرتِ تعداد کے گھمنڈ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو رد کرکے آپ اور آپ کے مٹھی بھر صحابہؓ پر عرصۂ حیات تنگ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہدایت فرمائی کہ آپ قریشِ مکہ پر واضح کر دیں کہ وہ اپنی طاقت پر گھمنڈ نہ کریں بلکہ عاد کا حشر یاد کریں جنہیں اپنی طاقت پر بڑا ناز تھا لیکن خدا تعالیٰ کے بالمقابل اُن کی طاقت اُن کے کچھ بھی کام نہ آسکی کیونکہ اصل طاقت تو خدا ہی کو حاصل ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ان پر یہ واضح کرنے کی ہدایت فرمائی کہ:۔

اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝
(حٰمٓ السجدۃ آیات ۱۵، ۱۶)

ترجمہ:۔ جب اُن کے پاس اُن کے آگے سے بھی اور اُن کے پیچھے سے بھی رسول آئے (یعنی متواتر رسول آئے) یہ کہتے ہوئے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو تو انہوں نے ان کو جواب دیا کہ اگر ہمارا رب چاہتا تو ہم پر خود فرشتے نازل کر دیتا پس ہم اس تعلیم کا جس کے ساتھ تم کو بھیجا گیا ہے انکار کرتے ہیں۔ اور عاد کی قوم نے زمین میں بغیر کسی حق کے تکبر سے کام لیا اور کہا ہم سے زیادہ قوت میں کون ہے؟ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ جس خدا نے انہیں پیدا کیا ہے وہ اُن سے زیادہ طاقتور ہے۔ اور وہ ہماری آیات کا بضد انکار کرتے تھے۔

وہی قومِ عاد جسے اپنی طاقت پر بہت ناز تھا جب خدا کے مقابلہ میں آئی تو اُن کی وہ قوت اور طاقت اُن کے کچھ بھی کام نہ آسکی۔ خدا تعالیٰ نے اُن کی اُس طاقت کو ختم کرکے رکھ دیا جیسا کہ اگلی ہی آیت میں فرماتا ہے:۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْىِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ (حٰمٓ السجدۃ آیت ۱۷)

ترجمہ:۔ پس ہم نے اُن پر ایک ایسی ہوا بھیجی جو بڑی تیز تھی اور نحوس دنوں میں آئی تھی تاکہ ہم انہیں اِس دنیا میں رُسوائی کا عذاب چکھائیں اور اُخروی زندگی کا عذاب اس سے بھی بڑھ کر رسوائی کا عذاب ہے اور ان کی کسی رنگ میں مدد نہ کی جائے گی۔

چنانچہ جب قریشِ مکہ نے بھی اپنے جتھے اور اپنی طاقت پر گھمنڈ کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے بظاہر کمزور اور بے کس و بے سہارا صحابہؓ کے خلاف ظلم کی راہ اختیار کی تو خدا تعالیٰ نے اپنی قدیم سنت کے مطابق اُن کے جتھے اور ان کی قوت کو کچل کر رکھ دیا۔ اِس دنیا میں وہ رُسوائی کے عذاب سے دوچار ہوئے اور اس سے بھی بڑھ کر رسوائی کا عذاب اُخروی زندگی میں ان کے لئے مقدر کیا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ یاد دلاتے ہوئے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں استغفار اور توبہ کے نتیجہ میں اپنی معجزانہ تائید و نصرت سے نواز کر ان کو قوت عطا کی اور پھر کس طرح وہ انہیں مسلسل طاقت کے بعد طاقت بخشتا چلا گیا۔ فرمایا:۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (الانفال آیت ۲۷)

ترجمہ:۔ اور یاد کرو جبکہ تم تھوڑے تھے اور زمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے تھے کہ لوگ تم کو اچک کر نہ لے جائیں۔ پھر باوجود اِس کے اُس نے تم کو (مدینہ میں) جگہ دی اور اپنی مدد سے تمہاری تائید کی (یعنی تمہیں طاقت کے بعد طاقت عطا کی) اور پاک چیزوں سے تمہیں رزق بخشا تاکہ تم شکر کرو۔

الغرض سب طاقت اور قوت اللہ ہی کو ہے اور جو مومن استغفار (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرتِ ثانیہ

تقریر مکرم شیخ مبارک احمد فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

(۴)

استحکامِ اُمت کا راز خلافت میں مُضمر ہے

احباب کرام! خدا کے مامور اور برگزیدہ نبی اور حکم و عدل کے بیان کردہ موقف اور کھلی کھلی وضاحت کے بعد کسی اور موقف اور خیال کو کس طرح درست تسلیم کیا جا سکتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے آپ کو خدا کی ایک مجسم قدرت قرار دینا اور اپنے بعد آنے والوں کو دوسری قدرت کا مظہر قرار دینا دراصل اس حقیقت کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ خدا کا برگزیدہ مرسل اور اس کا مامور ایک برقی طاقت ہوتا ہے جس کے ذریعہ اس کے ماننے والوں کی کمزوری کو دور کرکے انہیں طاقت اور قوت بخشی جاتی ہے لیکن ابھی یہ طاقت اور قوت کچھ ناتمام ہوتی ہے کہ نبی کی وفات ہو جاتی ہے۔ تب اللہ تعالیٰ دوسری قدرت کو ان کی وفات کے معاً بعد یعنی خلفاء کے سلسلہ کو جاری کر دیتا ہے اور انہیں پھر سے استحکام اور قوت اور تمکنت نصیب ہونے لگتی ہے اور انہیں غلبہ عطا کیا جاتا ہے اور خدائی تقدیر کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ پوری ہو جاتی ہے۔ گویا امت مسلمہ کی زندگی، بقاء اور اس کا استحکام نبی کے بعد خلافت سے وابستگی میں ہے اسی لئے اسے "قدرت" کا نام دیا گیا۔

تاریخ شاہد ہے کہ جب تک یہ وابستگی قائم رہی ترقی پر ترقی امت مسلمہ کو حاصل ہوتی رہی اور وہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتی گئی اور قوت پکڑتی گئی لیکن جب یہ وابستگی قائم نہ رہی اور خلافت کا نظام درہم برہم ہو گیا تو امت مسلمہ مخالفین اسلام کے پے در پے اور تابڑ توڑ حملوں کی تاب نہ لا کر تنزل اور زوال کا شکار ہو گئی اور آفات و مصائب کا نشانہ بن گئی۔

اہلِ دانش و اصحابِ علم کا اعتراف

امت مسلمہ کے تنزل و زوال اور اُن کے تشتت و افتراق پر بڑے بڑے دانشوروں اور اصحاب علم و فکر نے غور کیا ہے اور بدقتِ نظر اس سے بنیادی اسباب معلوم کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس کا اصل باعث کیا تھا۔ بالآخر یہ کہنے پر وہ مجبور ہوئے ہیں کہ امتِ مسلمہ کے زوال کا اصل باعث یہ ہے کہ انہوں نے نظامِ خلافت سے وابستگی کو صرف ترک ہی نہیں کیا بلکہ اس بابرکت نظام کو سرے سے ختم ہی کر دیا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ اسلامی اتحاد، اسلامی عظمت و وقار اور اسلامی تفوق پارہ پارہ ہو کر رہ گیا اور ملت اسلامیہ کے خلاف مخالفین اسلام کے حربے کارگر ہو گئے اور ملت اسلامیہ مختلف آلام و مصائب کا شکار ہو گئی۔

ایسے اصحاب علم اور دانشوروں میں سے ایک مولانا ابوالکلام آزاد بھی ہیں۔ آپ نے بھی خلافت راشدہ کے مٹ جانے کو ہی زوالِ امت کا اصل باعث قرار دیا۔ مولانا آزاد لکھتے ہیں:-

"مسلمانوں کی قومی زندگی کا عروج کا اصلی دور وہی تھا جب ان کی قومی و انفرادی، مادی و معنوی، اعتقادی و عملی زندگی پر اجتماع و ائتلاف کی رحمت طاری تھی اور ان کے تنزل و ادبار کی اصلی بنیاد اسی دن پڑی جب اجتماع و ائتلاف کی جگہ اشتتات و انتشار کی نحوست چھانی شروع ہو گئی۔ ابتداء میں ہر مادہ مجتمع تھا۔ ہر طاقت سمٹی ہوئی تھی۔ ہر چیز بندھی ہوئی تھی لیکن بتدریج تفرقہ و انتشار کی ایسی ہوا چلی کہ ہر بند کھلا۔ ہر جماؤ پھیلا۔ ہر ملی جلی اور اکٹھی طاقت الگ الگ ہو کر منتشر اور تتر بتر ہو گئی۔ قرآن کریم کے بتلائے ہوئے قانون تنزل اقوام کے مطابق یہ حالت ہر چیز اور ہر گوشۂ وجود و عمل پر طاری ہوئی اور ایک ہزار برس پر تین صدیاں گزر چکی ہیں کہ برابر طاری ہو رہی ہے اور بڑھتی جاتی ہے۔ لوگ اسباب تنزل امت پر بحث کرتے ہیں اور پھر طرح طرح کی علتیں ٹھہراتے اور طرح طرح کے ناموں سے موسوم کرتے ہیں، حالانکہ قرآن و سنت و عقلیات شاہد ہیں کہ نزدیک تنزل کے تمام شناعات و نتائج صرف اسی ایک چیز کا نتیجہ ہیں اس حقیقت کو کتنے ہی مختلف ناموں سے پکارو مگر اصل مرض کے سوا کوئی نہیں۔"

(مسئلہ خلافت صفحہ ۱۷-۱۸)

آگے چل کر لکھتے ہیں:-

"اجتماع و ائتلاف کی یہ حالت حضرت علی علیہ السلام پر ختم ہو گئی۔ اس کے بعد سے اشتتات و انتشار کا دور شروع ہوا۔ از انجملہ مرکزی قوتوں اور منصوبوں کا انتشار و اشتتات تھا جس نے فی الحقیقت امت کا تمام نظام شرعی و اصلی درہم برہم کر دیا۔ خلافت خاصہ کے بعد یہ ساری یکجا قوتیں الگ الگ ہو گئیں۔"

(مسئلہ خلافت صفحہ ۲۰)

حبل اللہ خلافت کو چھوڑنے کے نقصانات

آپ دیکھ لیں کہ عالم اسلام کو اس انتشار، باہم دست و گریبانی اور خانہ جنگی نے کہاں تک پہنچا دیا ہے۔ ایسا ہونا ہی تھا کیونکہ خلافتِ راشدہ کے دور اول میں منافقوں اور فتنہ پردازوں نے غیر مسلم دشمنانِ اسلام کی سازشوں کا آلۂ کار بن کر خلافت کی جو انتہائی بے حرمتی کی اور اس عظیم منصب پر سرفراز ہونے والے خلفاء کے ساتھ جو گستاخانہ سلوک روا رکھا اور جو اذیت انہیں پہنچائی۔ تاریخ اسلام کی یہ ایک دردناک داستان ہے۔ تفصیل میں اس وقت جانا ممکن نہیں صرف اتنا کہوں گا کہ جب حضرت عثمانؓ کو فتنہ پردازوں نے محاصرہ کر لیا اور ان کے قتل کے درپے ہو گئے تو اس حالت کو دیکھ کر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم و محبوب صحابی حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے ان سب کو انتباہ کے رنگ میں کہا:-

"دیکھو! خدا کی تلوار اب تک نیام میں ہے اور فرشتوں نے تمہارے شہر کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دارالہجرت ہے اپنا نشیمن بنایا ہے پس خدا سے ڈرو! اور ان (حضرت عثمانؓ) کو قتل نہ کرو۔ خدا کی قسم اگر تم ان کے قتل پر آمادہ ہوئے تو تمہارے ہمسائے فرشتے مدینہ چھوڑ دیں گے اور خدا کی وہ تلوار نکل پڑے گی جو اس وقت تک نیام میں بند ہے اور پھر وہ قیامت تک نیام میں واپس نہ جائے گی۔"

لیکن ان سنگدل فتنہ پردازوں اور وسوسہ اندازوں پر اس دردمندانہ خطاب کا کوئی اثر نہ ہوا بلکہ اس کے خلاف شقاوت اور زیادہ ترقی کر گئی بولے کہ اس یہودی اور عثمانؓ دونوں کو قتل کر ڈالو!

(ترمذی صفحہ ۶۲۸)

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنیؓ کا انتباہ

خود حضرت عثمانؓ نے بھی ان سرکشوں اور باغیوں کو بڑے زوردار انداز میں تنبیہ کی اور فرمایا تھا:-

"فَوَاللّٰہِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْنِیْ لَا تَتَحَابُّوْنَ بَعْدِیْ اَبَدًا وَلَا تُصَلُّوْنَ جَمِیْعًا بَعْدِیْ اَبَدًا۔ وَلَا تُقَاتِلُوْنَ بَعْدِیْ عَدُوًّا جَمِیْعًا اَبَدًا۔"

(طبری جزو ثالث مصری صفحہ ۴۵۵)

خدا کی قسم اگر تم نے مجھے قتل کیا تو تم کبھی بھی میرے بعد باہم محبت و پیار سے نہ رہ سکو گے اور نہ تم مل کر نماز پڑھ سکو گے اور نہ ہی باہم مل کر میرے بعد دشمنوں کا مقابلہ کر سکو گے۔

یہ کیسا خطرناک انذار تھا۔ اس انذار کے ذریعہ حضرت عثمانؓ نے جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ثالث اور خلیفہ برحق تھے خبردار کر دیا تھا اور خلافت کے منصب کو نقصان پہنچانے والے فتنہ پردازوں کو صاف صاف بتلا دیا تھا کہ اگر تم نے مجھے نقصان پہنچایا اور خلافت کے نظام کو نقصان پہنچایا تو یاد رکھنا قیامت تک پھر تم مل کر نماز نہ پڑھ سکو گے اور نہ دشمنوں سے باہم ایک ہو کر مقابلہ کر سکو گے۔

حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے جب خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر سنی تو انہوں نے بھی بڑے افسوسناک انداز میں فرمایا:-

"عثمانؓ کی شہادت سے وہ فتنہ پیدا ہو گیا ہے جسے پہاڑ بھی بند نہیں کر سکتے۔"

عالم اسلام پر بالخصوص اور دیگر دیار و امصار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ممالک میں بسنے والے مسلمانوں پر بالعموم آپ نگاہ ڈال کر دیکھ لیں کہ ان کی کیا حالت ہے؟ کیا وہ سب باتیں جو قبل از وقت بتائی گئی تھیں۔ خلافت کے نظام کو تہ و بالا کرنے کے نتیجہ میں وقوع پذیر نہیں ہو گئیں۔ کس قدر دردناک اور افسوسناک عالم اسلام کی حالت ہے جسے دیکھ کر دردمند مسلمانوں کو بڑی شدت سے اس کا احساس ہو رہا ہے اور ہر جگہ علی الاعلان اس احساس کا تذکرہ ہونے لگا ہے۔ ابھی دو تین ہفتے کی بات ہے پاکستان کی سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر حمود الرحمٰن نے لاہور میں شام ہمدرد کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ مسلمانوں کے تشتت کا باعث خلافت کے نظام سے عدم وابستگی ہے مسلمان اب بھی ایک عظیم قوت بن سکتے ہیں اگر وہ نظام خلافت کو قائم کر کے اس سے وابستہ ہو جائیں

(دیکھیں نوائے وقت مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۷۷ء)

اور اس سے پہلے لاہور ہائی کورٹ کے ایک ریٹائرڈ جج مسٹر اے۔ آر۔ جہانگیر نے اپنے متعدد مضامین میں جو گزشتہ چند ماہ میں انہوں نے لکھے ہیں اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ جب تک مسلمان پھر سے خلافت کے نظام کو قائم نہیں کریں گے اور اس سے وابستہ نہ ہوں گے وہ ترقی کی منازل طے نہ کر سکیں گے۔

حال ہی میں انہوں نے اپنے تازہ مضمون میں جو "ایک ریٹائرڈ جج ملزم کے کٹہرے میں" کے عنوان سے بڑے دلچسپ انداز میں لکھا ہے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"تم نے پاکستان کے قیام کی جدوجہد کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ پاکستان میں تم اپنی زندگی قرآن و سنت کے مطابق گزارو گے۔ اور خلافت قائم کرو گے مگر پاکستان کے بنتے ہی تم نے اس عہد کو فراموش کر دیا اور آج تک نظام خلافت قائم نہیں کیا۔"

(دیکھیں نوائے وقت مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۷ء ص۴)

حرف آخر

بھائیو اور بزرگو! ان تاثرات سے صاف ظاہر ہے کہ مسلمان دانشور اور مفکرین اب اس بات کو بڑی شدت سے محسوس کرنے لگے ہیں کہ امت مسلمہ کے زوال اور اس کے انتشار اور باہمی سر پھٹول کا اصل باعث یہ ہے کہ نظام خلافت کو ختم کر دیا گیا اور جب تک نظام خلافت کو پھر سے قائم کر کے اس سے کامل وابستگی کا اہتمام نہ ہو گا۔ امت مسلمہ میں وحدت و یگانگت اور اس کی ترقی کی صورت نہ پیدا ہو سکے گی۔ عالم اسلام کے استحکام اور دین اسلام کی تمکنت اور بالآخر ساری دنیا میں اسلام کے غلبہ کا اب صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ پھر سے نظام خلافت قائم ہو اور دنیا کے مسلمان اس سے وابستہ ہو جائیں۔

خدا کا شکر ہے کہ ہمارے مسلمان بھائیوں نے بیماری کی صحیح تشخیص کر لی ہے اور اس کا صحیح علاج بھی معلوم کر لیا ہے خدا کرے کہ اس علاج کو اپنانے کی توفیق پائیں اور وہ وقت بھی جلد آئے جب ان پر یہ حقیقت بھی منکشف ہو جائے کہ جس خلافت کے قیام کے لئے وہ ترس رہے ہیں خدا کے فضل سے وہ خلافت حقہ راشدہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق عین منہاج نبوت کے رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پھر سے قائم ہو چکی ہے یہی "قدرت ثانیہ" کا ظہور تھا۔ یہی عالم اسلام کی تقویت اور اس کی توانائی کا باعث بنے گی۔ خدا کرے کہ ہماری دنیا کے مسلمانوں کو اس سے وابستہ ہونے کی توفیق نصیب ہو تا ان کے اندر کامل وحدت اور کامل یگانگت پیدا ہو اور دین اسلام کے غلبہ کی مہم جلد سے جلد خدا کے قائم کردہ نظام خلافت کے سربراہوں اور "قدرت ثانیہ" کے مظہروں کی زیر نگرانی سر ہو۔

جماعت کی خوش نصیبی

احمدی بھائیو! ہماری خوش نصیبی ہے کہ "قدرت ثانیہ" یا "دوسری قدرت" کا جو وعدہ دیا گیا تھا وہ خلافت کی صورت میں پورا ہو گیا اور خلافت حقہ راشدہ پوری شان کے ساتھ قائم ہو گئی اور رب رحیم و کریم نے "قدرت ثانیہ" یعنی خلافت حقہ کی عظیم نعمت سے ہمیں نوازا ہے۔ یہ وہ نعمت ہے جس کی تلاش و حصول کے لئے مسلمان دانشور و مفکر سرگرداں اور اس کے پانے کے لئے ترس رہے ہیں لیکن ہمیں یہ نعمت میسر ہے اور اگر ہم دلی محبت اور خلوص سے اس نعمت کی شکر گزاری کرتے رہے تو خدا کے پاک مسیح اور مہدی کی بشارت کے مطابق دائمی طور پر یہ نعمت ہمیں حاصل رہے گی اور ہمارے لئے ایک زبردست اور موثر تعویذ کا کام دے گی۔

کیا جماعت نے گزشتہ ستر سالوں میں اس بات کا مشاہدہ نہیں کیا۔ کس طرح خلافت ازالۂ خوف کا سبب بنی اور جماعت کی حفاظت و تمکنت کا باعث ہوئی۔ بڑے بڑے خطرناک حالات اور مصائب و مشکلات میں جماعت من حیث الجماعت نہ صرف ہر طرح محفوظ و مصئون رہی بلکہ اسے ترقی پر ترقی نصیب ہوتی گئی اور یہ دین کی تمکنت اور بشریت کے قیام و استحکام کا موجب ہوئی۔ خلافت کی برکت سے اکناف عالم میں اسلام و قرآن کی تبلیغ اور عقائد حقہ کی اشاعت کے لئے جانی و مالی قربانیوں کو پیش کرنے والی ایک منظم جماعت سرگرم عمل ہے۔ یہ سب برکات اور ترقیات "قدرت ثانیہ" یعنی خلافت کے نظام سے سچی وابستگی کا نتیجہ ہیں۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے اور دین کو تمکنت حاصل ہو اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام جاری رہے۔ اگر کبھی دینی لحاظ سے خوف کی حالت رونما ہو تو وہ امن کی حالت میں تبدیل ہوتی چلی جائے اور اس کے نتیجہ میں بالآخر اسلام ساری دنیا پر غالب آجائے تو اس کے لئے نظام خلافت کو قائم رکھنا۔ اس کی حفاظت کرنا اور اس کے ساتھ پوری طرح وابستہ رہنا اور اس کے مناسب حال اعمال بجا لانے میں قرآن کو شامل رکھنا ہمیں اپنا فرض سمجھنا ہوگا۔

جماعت عہد کی پابندی کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی نے اسی لئے جماعت سے اس بارے میں ایک عہد لیا تھا۔ ہمیں اس عہد کو حرز جان بنا لینا چاہئے اور اس کے ایک ایک لفظ پر غور کر کے اس امر کی پوری کوشش کرنی چاہئے کہ ہم عملاً اس عہد کو پورا کر دکھانے والے ثابت ہوں۔ اس مقدس عہد کے الفاظ یہ ہیں:-

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"۔

ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔ ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے۔ اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا! تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما!

اللّٰھُمَّ آمین! اللّٰھُمَّ آمین۔ اللّٰھُمَّ آمین!

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ!

دعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ سارہ بیگم صاحبہ ۲۷ جنوری ۱۹۷۸ء کو بوقت دس بجے شب بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

موصیہ ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ پہنچایا گیا جہاں نماز جنازہ کے بعد جو محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے پڑھائی، تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

مرحومہ نے پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(خاکسار محمد شفیع صدر موصیان ۲۲۲ ریواز گارڈن لاہور)

درخواست دعا

میرے بھتیجے مکرم سید محمد افضل صاحب مورخہ ۴ر فروری کو کراچی سے بیرون ملک بسلسلہ کاروبار روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ سفر و حضر اور دیار غیر میں قیام کے دوران ان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں اپنے خاص فضل سے کامیابی عطا فرمائے آمین!

(حمیدہ گل بیگم شیخ کرامت اللہ دارالرحمت غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انفلوانزا کی وباء سے محفوظ رہنے کی تدابیر

(مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ہیلتھ آفیسر ربوہ)

پنجاب میں بعض جگہوں پر انفلوانزا نے وبائی شکل اختیار کر لی ہے۔ ربوہ میں بھی نیم وبائی صورت پیدا ہو رہی ہے۔ بعض گھروں میں سارے کے سارے افراد اس مرض کا شکار ہو رہے ہیں اور خطرہ ہے کہ شدید وبائی صورت اختیار نہ کر لے۔

انفلوانزا متعدی مرض ہے۔ گھر میں ایک بیمار ہو جائے تو دوسروں کو بھی فوری خطرہ لاحق ہو جاتا ہے اور دو چار دن کے اندر اندر بقیہ افراد بھی اس کا شکار ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ نزلہ، گلے میں خراش، کھانسی، جسم میں درد اور بخار۔ بخار دو تین دن کے بعد مناسب علاج سے اُتر جاتا ہے۔ کھانسی اور نزلہ بسا اوقات کئی دن تک تکلیف دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی بدنی کمزوری خاصی ہو جاتی ہے۔ اگر مناسب علاج و احتیاط نہ کی جائے تو بعض دُور رس نتائج کا خطرہ ہوتا ہے۔

اس مرض سے بچنے کے لئے حفظِ ماتقدم نہایت ضروری ہے۔ انفلوانزا عام طور پر سردیوں میں وبائی شکل اختیار کرتا ہے۔ سردی سے بچنا ضروری ہے۔ سر اور گلا خاص طور پر سردی سے بچائیں۔

ایسے تمام افراد سے دُور رہیں جو اس مرض کا شکار ہوں۔ اگر گھر میں کوئی بیمار ہو تو اس کا کھانا، پینا، سونا وغیرہ حتی الامکان علیحدہ کر دیں۔ جہاں ممکن ہو کمرہ ہی علیحدہ کر دیں۔ بچوں کو خاص طور پر بیماروں سے دُور رکھیں کیونکہ ان پر حملہ شدید ہو کر نمونیہ ہو جاتا ہے۔

کوئی ترش چیز یا ترش پھل استعمال نہ کریں۔ خشک پھل جیسے مونگ پھلی، چلغوزہ اور اخروٹ گلے پر ناموافق اثر ڈال کر انفلوانزا کو دعوت دیتے ہیں۔

چائے میں تھوڑی دار چینی اُبال لیں تو کچھ فائدہ رہتا ہے۔ جس گھر میں مرض آجائے اس کے افراد گلے میں کم سے کم ایک مرتبہ روزانہ آیوڈین گلیسرین لگا لیا کریں تو بہت حد تک اس مرض سے بچ سکتے ہیں۔ کمروں میں لوبان جلانے سے اور یوکلپٹس سونگھنے سے بھی فائدہ رہتا ہے۔

اس مرض کے لئے کوئی دوا مؤثر اور تسلی بخش تو نہیں تاہم مناسب ادویات سے اس کی شدت اور میعاد میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اگر علاج میں سستی کی جائے تو برانکائیٹس اور نمونیہ اور کئی دیگر عوارض کا خطرہ ہوتا ہے۔ مرض کے آثار ظاہر ہوتے ہی فوری ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت علاج شروع کیا جائے تو دو تین دن میں بخار اُتر جاتا ہے اور دیگر عوارض میں کمی آجاتی ہے۔ بلا طبی مشورہ دوائیں استعمال کرنے سے فائدہ کی بجائے نقصان بھی ہو جاتا ہے۔

دورانِ مرض خوراک نرم استعمال کرنی چاہیئے۔ انڈا، چائے، دلیا، شوربا، چپاتی استعمال کی جا سکتی ہے۔ بہت ٹھنڈا پانی استعمال نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مرض سے محفوظ رکھے۔

خود علمِ دین سیکھو تا دوسروں کو سکھا سکو

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"دیکھو میں آدمی ہوں، جو میرے بعد ہو گا وہ بھی آدمی ہی ہو گا جس کے زمانہ میں (روحانی) فتوحات ہوں گی۔ وہ اکیلا سب کو نہیں سکھا سکے گا تم ہی لوگ ان (نومبایعین۔ ناقل) کے معلم بنو گے۔ پس اس وقت تم خود سیکھو تا ان کو سکھا سکو۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۱۵ء)

وقفِ جدید کو جماعت کی تعلیم و تربیت کا عظیم الشان کام سرانجام دینے کے لئے جہاں اعلیٰ دماغی صلاحیت رکھنے اور بے لوث خدمت کرنے والے مخلصین معلّمین کی ضرورت ہے وہاں احبابِ جماعت سے بھی زیادہ مالی اعانت کی توقع ہے تاکہ تمام جماعتوں میں تربیت و اصلاح کا بہترین انتظام کیا جا سکے۔ اور احباب آئندہ آنے والی سعید روحوں کے لئے بہترین معلّم بننے کے قابل ہو سکیں۔ زعماء کرام انصار اللہ اس بارہ میں کوشش فرما کر نوجوانوں کو تحریک کریں کہ وہ خدمتِ دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

(قائد وقفِ جدید۔ انصار اللہ مرکزیہ)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ ضلع فیصل آباد

ان لجنات کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں جن کو گزشتہ سال تقریباً تین مرتبہ بذریعہ سرکلر توجہ دلائی گئی کہ رپورٹ ماہانہ اور چندہ بھجوائیں لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ براہِ مہربانی اس اعلان کو پڑھ کر جواب دیں کہ یہاں لجنہ قائم ہے یا نہیں؟ اگر قائم ہو تو اپنے مکمل پتہ خط و کتابت سے مطلع فرمائیں۔ ان لجنات کا ماہ اکتوبر ۱۹۷۷ء سے لیکر دسمبر ۱۹۷۷ء تک کا بھی چندہ نہیں آیا۔ (سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تاندلیانوالہ۔ چک ۲۰۸ ج۔ب۔ چک ۲۹۶ ج۔ب۔ چک ۶۸ ج۔ب لیلاں۔ چک ۲۶۶ کھرڑیانوالہ۔ چک ۵۹۱ گ۔ب گنگاپور۔ چک ۳۷ کلیانوالہ۔ چک ۱۰۹ گ۔ب ہندوڑانوالہ۔ چک ۵۸ ٹکڑہ۔ چک ۲۸۷۔ چک ۶۷۔ چک ۳۷ ج۔ب کلاں۔ چک ۲۰۹ گ۔ب لودھی ننگل۔ چک ۱۹۵ ر۔ب سکھ جنڈانوالہ۔ چک ۹۶ گ۔ب۔ چک ۲۰۲ چک ۱۲۹ لدھڑ۔ چک ۱۲۷ ر۔ب۔ چک ۲۴۳ گ۔ب کلیانوالہ۔ چک ۲۵۳ گ۔ب اکال والی۔ چک ۲۷۶ گوکھووال۔ چک ۹۴ ج۔ب۔ چک ۶۳۶ گ۔ب ٹھٹھہ کالو۔ چک ۶۸ ج۔ب دھول ماجرہ۔ چک ۴۲۶ ج۔ب۔ چک ۲۹۵ گ۔ب بیریانوالہ۔ چک ۹۷ ر۔ب ماہل کلاں۔ چک ۵۵ ج۔ب۔ چک ۱۲۶ بہاڑنگ۔ چک ۲۹۷ ج۔ب۔ مہک ۲۶۲ ج۔ب۔ چک ۶۱ ج۔ب دھیڑو خاص۔ چک ۵۶ ج۔ب۔ چک ۵۷ ج۔ب۔ چک ۵۰ ستھیالہ۔ چک ۳۶۹ ج۔ب۔ چک ۷۵۔ چک ۶۶ دھاندو۔ چک ۶۷ ر۔ب۔ چک ۶۷ موہن کے دیوی۔ چک ۶۴۸۔ چک ۱۶۷ بیدیانوالہ۔ چک ۴۱۶ سوڈھی۔

مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے اکتوبر ۱۹۷۷ء سے لیکر دسمبر ۱۹۷۷ء تک کا چندہ نہیں آیا۔

گوجرہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ چک جھمرہ۔ تاندلیانوالہ۔ چک ۶۰ کھیم سنگھ والا۔ چک ۲۶۶ کھرڑیانوالہ۔ چک ۱۰۲ بڈھے والا۔ چک ۱۰۸ چوہدری والا۔ چک ۲۵۸ سترکا۔ چک ۶۱ ر۔ب بیدیانوالہ۔ چک ۱۴۶ کھیوہ۔ چک ۲۳۲ ج۔ب دھنی پور۔ چک ۱۷۴۔ چک ۸۹ ج۔ب رتن۔ چک ۵۶۳۔ چک ۳۶۷ جلیانوالہ۔ چک ۲۰۳ مانانوالہ۔ چک 142/R.B۔ چک ۹۳۔ چک ۱۴۷ ر۔ب۔

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم محمد کریم ظفر سلمہ اللہ کا نکاح مبلغ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر ہمراہ عزیزہ صادقہ منصورہ بی۔اے بنت مکرم جناب حکیم محمد صدیق صاحب آف شاہدرہ حال محلہ دارالرحمت غربی ربوہ مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے مورخہ ۶ جنوری ۱۹۷۸ء بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد ناصر محلہ دارالرحمت غربی میں پڑھا۔ احباب جانبین کے لئے اس تعلق کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔ (محمد عثمان صدیقی ایم۔اے ظفر دارالرحمت وسطی ربوہ)

درخواستِ دعا

محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ کی اہلیہ محترمہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(گلزار احمد ہاشمی کارکن دفتر الفضل ربوہ)

اداریہ۔ بقیہ صفحہ ۲

اور توبہ کو اپنا شعار بناتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے نشان کے ظہور پر انہیں طاقت کے بعد طاقت بخشتا ہے۔ اور جو اپنی ظاہری طاقت پر گھمنڈ کرتے ہوئے ظلم کی راہ اختیار کرتے ہیں اُن کے لئے وہ رسوائی کا عذاب مقدر کر دیتا ہے جو انہیں اسی دنیا میں مل کر رہتا ہے ؎

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوفِ کردگار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہاں آکر اسلام اور احمدیت پر ہمارے ایمان کو نئی زندگی ملی ہے

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء میں لجنہ اماء اللہ امریکہ کی نمائندہ کی تقریر

پیاری بہنو! آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنی بے پایاں رحمت اور حکمت کے ساتھ میری رہنمائی فرمائے تاکہ میں اچھی طرح اپنے خیالات کا اظہار کر سکوں۔ آمین

اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ یہ رنگ، قومیت اور نسل پرستی سے بالا ہے۔ اس کے جھنڈے تلے کئی تہذیبیں جمع ہو گئی ہیں۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کا شہری عیسائی سوسائٹی کا حصہ ہے اس لئے ہم پر قدرتی طور پر اس سوسائٹی کے رسم و رواج کا اثر پڑتا ہے۔ جب اس سوسائٹی کے نظام میں اسلام داخل ہوتا ہے تو بہت سی نمایاں تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں تاکہ اسلام سے مطابقت حاصل کی جائے۔ سب سے پہلا انقلاب دل میں واقع ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، زندگی کے منافقانہ معیار یا دباؤ سے انسان آزادی پا لیتا ہے قلبی رہائی پا لینے کے بعد وہ بتدریج گندے مادی ماحول سے باہر نکلنا شروع کرتا ہے اور وہ ایک ایسی پُرکشش قوت بن جاتا ہے کہ تمام وہ لوگ جو اس جیسا میلان رکھتے ہیں اس کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ پھر ایک دائرے میں دوسرا دائرہ بنتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ آہستہ آہستہ معاشرے کی ساخت میں تبدیلی رونما ہو جاتی ہے۔ اب جبکہ رُوح نیا جنم لیتی ہے تو جسمانی انقلاب زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے۔ انسان اپنا طرزِ کلام اور اپنا لباس بھی تبدیل کر لیتا ہے۔ وہ واضح طور پر اپنے پیشہ، سیاسی، قومی اور ذاتی برتاؤ میں انصاف پسند ہو جاتا ہے۔ اس کا ایمان اور یقین کسی انسان سے وابستہ نہیں رہتا بلکہ وہ بالکل اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہو جاتا ہے۔ اس کی زندگی کا ہر پہلو اپنے مولا کے گرد گھومتا ہے۔ اُسے علم ہو جاتا ہے کہ اس کی زندگی روحانی ہو یا اخلاقی ربِّ کریم کی راہنمائی میں گذرنی چاہئے اور یہ علم اس کو ضمیر کی نشوونما یا تکمیل میں مدد دیتا ہے۔

ایک مسلمان کو یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ وہ نیک مرد یا عورت سے شادی کرے تاکہ اس کی اولاد نیک ہو۔ وہ قرآن کریم کی تلاوت کرے اور اسے سمجھے۔ اسے عبادت کے طریق اور اوقات بتائے گئے ہیں۔ اسے یہ بھی سکھایا جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مکمل اطاعت کرے اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ کیوں یہ احکام دیئے گئے ہیں۔

اسلام مبتدی کو ابتدائی تعلیم دیتا ہے اور تجربہ کار کو تفصیلی تعلیم سے نوازتا ہے۔ دونوں ہی اپنی ذہنی صلاحیتوں کے مطابق اسلامی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اسلام کی ہی یہ خوبی ہے کہ اس نے عورتوں کو آزادی دی اور مختلف پس منظر اور تہذیب رکھنے والے لوگوں کو ایک لڑی میں پرو دیا۔ یہی ایک مذہب ہے جو کہ حقیقی پاکیزگی عطا کرتا ہے اور روحانی خصوصیات کا حامل ہے۔ الحمد للہ۔

ہمیں اسلام قبول کئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔ اسلام اور احمدیت کے اکثر رُخ یا پہلو ہمارے لئے بالکل نئے ہیں اور شاید ہی کوئی ایسا دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے آیا ہو جس میں ہم نے کچھ نہ کچھ نہ سیکھا ہو۔

ہم اکثر دینی علم حاصل کرنے اور اپنے اندر انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہیں آپ خیال کرتے ہوں گے کہ ہم نے ربوہ اور قادیان آنے کے لئے بہت قربانی دی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو برکات اور فوائد ہم یہاں آکر حاصل کرتے ہیں ان کے مقابلہ میں یہ قربانی ہمیں حقیر نظر آتی ہے۔ یہاں آکر ہمیں نئے یقین اور ایمان کو نئی زندگی ملی ہے تاکہ ہم واپس جاکر اپنی ان بہنوں کی جو وطن میں ہیں راہنمائی کر سکیں اور انہیں بتا سکیں کہ کس طرح ہم اپنے گھروں میں اسلامی فضا قائم کر سکتے ہیں۔ ہم یہاں آکر قرآن کریم، حدیث اور سُنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم حاصل کرتی ہیں۔ الحمد للہ۔

چندہ مجلس اطفال کی نئی شرح

تمام مجالس نوٹ کر لیں کہ محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے چندہ مجلس اطفال کی شرح پچیس پیسے ماہانہ مقرر فرمائی ہے۔ قائدین کرام اس کے مطابق اپنے بجٹ تیار کر کے مرکز سے منظوری حاصل فرمائیں

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کلام الامام

"یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھ کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سُن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا مُنہ دیکھ سکیں۔ میں جوان تھا اب بوڑھا ہوا مگر میں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھُلی کھُلی معرفت کا پیالہ پیا ہو۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۹)

اراکین انصار اللہ سے گذارش ہے کہ وہ بصد شوق اس پیالہ کو پینے کے لئے آگے بڑھیں۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ سہ ماہی امتحانوں میں پوری تیاری کے ساتھ شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی تایا زاد ہمشیرہ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ اہلیہ برادرم مرزا محمد شفیع صاحب امرتسری حال اسلامیہ پارک لاہور ۲۷ جنوری ۱۹۷۸ء بروز جمعہ لاہور میں لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کے موصیہ ہونے کی وجہ سے ان کا جنازہ ۲۸ جنوری کو ربوہ لایا گیا جہاں اسی روز دوپہر کو انہیں بعد جنازہ بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

مرحومہ پیدائشی احمدی اور حضرت میاں کرم دین صاحبؓ آف بھڈیار ضلع امرتسر صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی اور حضرت میاں غلام نبی صاحب مسگر امرتسریؓ صحابی کی بہو تھیں۔ وفات کے وقت مرحومہ کی عمر تقریباً ۷۰ برس تھی۔ اپنی لمبی اور تکلیف دہ بیماری میں مرحومہ نے صبر و تحمل اور راضی برضائے الٰہی رہنے کا بڑا اچھا نمونہ پیش کیا اور عمر بھر اپنے سب رشتہ داروں اور عزیزوں سے حُسنِ سلوک اور صلہ رحمی کا بہت خیال رکھتی رہیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، احمدیت کی فدائی اور اپنی اولاد کے لئے ہر لحاظ سے نیک نمونہ کی حامل تھیں اور اپنے سب بیٹوں اور بیٹیوں کی نیک تربیت کے لئے ہر دم کوشاں رہیں اور ہر ایک کی خیر خواہی اور امداد کرنے میں خوشی محسوس کرتی تھیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمشیرہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قُرب میں جگہ دے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا کرے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(خاکسار محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی)

اعلانِ نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیزم عطاء اللہ صاحب امینی کا نکاح عزیزہ کوکب نسرین صاحبہ بنت محترم چوہدری محمد رمضان صاحب آف قلعہ لچھمن سنگھ لاہور کے ساتھ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ گوجرانوالہ نے ۲۳ جنوری ۱۹۷۸ء کو پڑھا۔

عزیزم عطاء اللہ امینی محترم ماسٹر محمد بخش صاحب سولنگی آف قادیان کا نواسہ اور عزیزہ کوکب نسرین محترم چوہدری علم دین صاحب ٹھیکیدار آف قادیان کی پوتی ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(محمود احمد امینی۔ آبادی حاکم رائے۔ گوجرانوالہ)

پائلز کیور
PILES CURE
کے علاوہ کیوریٹیو سسٹم کی بعض اور ادویات مثلاً اکسیر ذیابیطس وغیرہ کی نقل بھی بن رہی ہے کیوریٹیو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) کی تمام کیورز (CURES) اور پولٹری ادویات پر کیوریٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کا نام اور مونوگرام ضرور ملاحظہ فرما لیا کریں۔ قیمت فی کیور ۱۵/۰ روپے
هو الشافی
کیور ہاؤس
۸۰ کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ
ڈسٹری بیوٹرز۔ ڈاکٹر راجہ بوہو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون ۶۰۶ / ۹۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴